رجسٹرڈ نمبر ۲۶

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بنام | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بجیل | کو یان صفت دیرت مبر و محمدؐ

نمبر ۲۶ | مطبوعۂ ۱۵ ماہ نوامبر ۱۸۳۷ عیسوی روز شنبہ | جلد ۲

لا الٰہ الا اللہ | منشوی | محمدؐ رسول اللہ

اللہ رے اوسکی کبریائی — ہی مور کو دعوی خدائی — کہتے ہین جناب عیش سنیے — مضمون عمدہ جواب اچھے

اک پرچہ ہی امریکن مشن کا — پتا شداد کے چمن کا — اور لکھتے رہینگے تا بہ محشر — انشاء اللہ اے برادر

اہل اسلام کے جگر پر — ہر لفظ ہی اسکا نوک خنجر — وہ شمس ہے یہ ہی ابر رحمت — جا دو وہ ہی یہہ ہی کرامت

تو ہین جناب سرور دین — چھپواتی ہین اسمین ثانی کرسین — وہ نار یہ نور باغ رضوان — وہ نار یہ نور باغ رضوان

مستر مسمور کا ہے کاغذ — مردِ مغرور کا ہے کاغذ — شاہنشہ انبیا کا فرمان — تاج سر اصفیا کا فرمان

بدلے ہوئے دین احمدی کے — وہ ایک ہین پشتبان اسکے — آئینۂ حق سے منہ نہ پھیرو — میزان خرد مین اسکو تولو

ہین انمین سے اک بڑے محرر — کلک انکا ہی نوک تیغ نادر — کھلجائیگا حال حق و باطل — صورت کے ہی آئینہ مقابل

بندیکو خدا بنانے والے — برگشتہ رجب علی بچارے — عیسیٰ کی منادی بدزبانی — بتلاؤ کہان ہی میر بجانی

حق پوچھو تو شمس بے ادب سے — اہل اسلام تاب مین تھے — تو ہین ہنین ہی دینکی دعوت — ذاتِ اشرف کی ہی شرافت

سرکار فرنگ کی بدولت — آزادی دینکی ہی بشارت — بیوجہ جو ہمکو چھیڑتے ہو — ہی زہر یہ چھیڑ چھار سمجھو

آیا یہ خیال دلمین غم کے — منشور محمدی نکالے — کس پرچے مین دین عیسوی کی — تو ہین بتاؤ کس نے لکھی

تائید سے دینی بھائیونکی — چمکائی ہے تیغ قلم اپنی — اوروں سے ہنین ہی کام ہمکو — دو اک سے ہی کلام ہمکو

کہدے جواب منصفانہ — واسف جنکا ہی اک زمانہ — سندر رکھو مسیحی بھائی — کلمہ پڑھو ہو چکے لڑائی

ارینوس یا اور متابع ہوا سکے پیچھے گزرے کسی
مسیح کے افعال یا احوال بیان کرتے ہین تو وہ
اکثر اسی کے یعنے مسیح کے طرف رجوع کرتے ہین اور
انجیل نویسون کے طرف جن سے وہ نقل کرتے ہین
رجوع نہین کرتے ایکے
کلیمنس اسکندرانی اور ترطولیانوس کے عروج اور تحریر کا
زمانہ تیسری صدی مین ہوا اور اس زمانہ مین ہمکو
ان انجیلون کے مولف اور مروج ہونیسے انکار نہین ہے
اور جیسا کہ ان لوگون کے کلام مین ستی دع کے
انجیلون کا ذکر بھی ایسی ہے - برنباس کی انجیل اور
مرقیون کے کتاب مقدس کا بھی ارینوس نے ذکر کیا ہے
اور معریون کے انجیل کا ذکر کلیمنس نے لکھا ہے - علاوہ
ازین یہ بھی امر ہے کہ بہت سے فقرے متقدمین کے
تصنیفات مین الحاق کردیگی چنانچہ چمبرس کی انسائیکلوپیڈیا
جلد پنجم مین ہے کہ بہت سے مثالین الحاق کے
یعنے قدیم مسیحیون کے تصنیفون مین تصرف ہوا ہے
بخوبی معلوم ہوتی ہین اور اون مین سند کا احتمال قوی
ہے اور یہ الحاق نئی عقیدون اور رسوم کے انجیلون کے
غرض سے پہنچے ہین فقط - پس ان کتابون مین
بھی الحاق اور تصرف ہو جانے کے باعث سے یقیناً
نہین کہا جا سکتا کہ وہ عبارتین تصنیف ہی کے لکھی
ہوے ہین - یہان سے غایب ہو گیا کہ معترض
نے یہ بات محض جھوٹ لکھے تھے کہ مسیحیون کے پہلے

اور دوسری صدی کے کتابون مین اکثر ان
انجیل کے حاضل المتن شہرت ہے -
(۵) میری تحقیق مین ان انجیلون کے اور نیز اور انجیلون
کے مدون اور تالیف کا زمانہ ارینوس کا زمانہ
ہے اسوقت مین متعدد کتابین لکھے گئین اور اس سے
پہلی انجیلی زبانی روایت کی جاتی ہے - کیونکہ حواریون
کا دستور یہی تھا کہ زبانی وعظ اور حکایت بیان کرنا
یہی انکو حکم بھی تھا کہ خوشخبری سنادین اور وعدہ ہی
تھا کہ روح قدس انکو یاد دلاتی رہیگی - پطرس کا بیان
قیصریہ مین (اعمال ۱۰ : ۳۴) اسکا اک گونہ نمونہ ہو سکتا ہے
اور اسطرح پر زبانی روایت ہوتی رہتی اور اسکو
عزیز رکھنیکا ثبوت - ارینوس کے قول سے بخوبی ثابت
ہوتا ہے چنانچہ اسی بزرگ کا قول ہے کہ حواریون کے
روایتین تمام جہان مین پہیل گئین - اور جو لوگ
حق کے تلاشش کرنیوالے ہین وہ ہر اک کلیسا مین
ان روایتون کو مقدس تسلیم کئے ہوے پاوینگے -
اور جن جن لوگون کو حواریون نے ان کلیساؤن
مین نیب مقرر کیا ہے اور جو جو ان کے جانشین گذرے
ہین ان سب کو ہم شمار کر سکتے ہین اور اسی سلسلہ
انتقال جانشینی سے ہمتک وہ روایتین پائے ہین
جو درحقیقت کلیسا ہی موجود ہین اور اسی طرح سے
سچی مسایلی ہی پائے ہین جو حواریون نے سکھلائی
ہے - فقط - پس ان روایتون سے ان انجیلون کے

تالیف ہوئی اور جس میں سوا سو برس تک سلسلہ زبانی
روایت کے سند کا کامل التزام منقطع یا متصل
متواتر یا احاد کچھ نہ تھا اسی کے نام سے وہ
مجموعہ روایات اک کتاب مشہور ہوئی جیسے ہمارے
یہان مسند امام اعظم مسند امام شافعی اور
نہج البلاغہ جسمین منسوب الیہم کے مرویات جمع ہین
کہ خود انکی تصنیف ہے اور چونکہ ان حواریون کے مرویات
سے اونکے نام چھوٹ گئے یعنے سنی وغیرونے
بھی بعضے خبرین جو انتک بواسطہ پہونچتے تہین انکی
بھی سند نہ دئے اور نہ راویون کے نام لکھے گئے جو
متی سے زمانہ تالیف تک گزرے اس لئے یہ خبرین
اخبار احاد کے درجہ تک پہونچی۔ پس قطعی الصدور
نہین ہے۔ اور اب کہ تمیز کرنے کا ذریعہ اور مفقود
سلسلہ اسناد کے چیلنج کرنے کا وسیلہ ہاتھ پڑا
ہو کیونکہ یہ سب روایتین قطعی اور یقینی ہوسکتی ہے
ہان اک طرح سے کسیقدر تنقیہ ہوسکتا ہے کہ وحی
مابعد ہے اُن روایتون کے جو ان چارون انجیلون
متی اور لوقا اور یوحنا جو برناباس اور انجیل
طفولیت مریم وغیرہ مین ہے تصدیق ہوگی مثلاً قصہ
معلومیت مسیح جیسا کہ قرآن مین درج ہے انجیل
برناباس مین اور معجزہ اس پرندہ کا جیسا کہ طامس
کے انجیل اور طفولیت کی انجیل مین ہے۔

اور مریم کے پاس فرشتہ کا قصہ انجیل مریم مین

مسلمہ

اور مریم کے پاس فرشتہ آیا ہے اور کہا ہے فرشتہ
اور تم فی المہد انجیل طفولیت مین انہیں
قطعی مان لینگے مگر ایسا قاعدہ تنقیہ اخبار کا
واقعات تاریخی کے جانچنے کے قاعدہ سے زیادہ
افسوسناک ہے کہ ہم نے یہی بات یعنے انجیلی روایتون
کا قطعی الصدور ہونا تعلیمات کے صہ ۳۰ مین
لکھا تھا جسے معترض صاحب فرماتے ہین کہ دعوی
دعوی ہے حالانکہ اسی فقرہ کے متصل ہمنے اسکا ثبوت
بھی لکھدیا تھا۔ باین الفاظ "کیونکہ بحذف ہمارا
وسقوط روایات دبلا ذکر ماخذ وبغیر ضبط قاعدہ
استخراج جمیع تالیف کئے گئے ہین" باقی آئندہ

دانشمند چراغ علی

نصایح علمی

خدا تعالیٰ اُس بندہ پر مہربان ہوتا ہے جو تحصیل
علم کرتا ہے۔ علما رہنما ہین اور اون کی صحبت مین
بیٹھنا عین فضیلت ہے۔ انسان کی عمر جان جون
زیادہ ہوتی ہے حقیقت مین گھٹتی جاتی ہے چنانچہ
شاعر کہتا ہے ؎ کچھ نہ ملا ہمکو برس گانٹھ سے
اور گیا ایک برس گانٹھ سے۔ موت کے آنیکا وقت
پہلے سے کسکو معلوم ہے یک ناگاہ آجاتی ہے جسنے
عمل خیر کئے ہین اسکو نتیجہ خیر ملتا ہے جسنے اعمال بد کئے
وہ شرمندگی اٹھاتا ہے مگر جو لوگ عالمون کی خدمت
مین حاضر رہکے علم دین حاصل کرتے ہین اور علم کو

رواج دیتے ہین اور علم دین کے کتابین تصنیف کرکے
دریا فیض جاری کرتے ہین وے بعد مرنے کے بھی زندہ
ہین انکا نام جیسا زندگی روشن ہوتا ہے ویسا ہی بعد
موت کو بھی زندہ رہتا ہے - فقط - راقم عنایت اللہ اکبر

برای دشمنی پیمان دوست بشکستی
بہ بین کہ از کہ بریدی و باکہ پیوستی

ہر فرد بشر کو خواہ مہتر ہو یا کہتر دین و مذہب کا پاس
فرض ہے اسکا ادا کرنا ضرور ہے ورنہ مثل فرض ہے
مگر افسوس صد افسوس حیف ہزار حیف کہ اکثر لوگ اسکا
خیال نہین کرتے ہین نام پر مرتے ہین لالچ بری بلا ہے
طمع زر سے اس خصلت حمیدہ اور عادت پسندیدہ
کو ترک کیا ہے چنانچہ یہان بھی ایک صاحب ذیشعور
سراپا نور ایسے ہی ہین ہمکو نام سے کیا کام مثل
مشہور ہے کہ چور کی داڑھی مین تنکا جو صاحب ایسے
ہولناکی ہین خود کھٹک جائین گے افعال نالائقہ سے
باز آئین گے اونہون نے شمس الاخبار کی کارسپانڈنٹی
بند خیال اختیار کی ہے کہ پرچہ بغت مین نہ آئیگا گرہ سے
کچھ نہ جائیگا - مسلمانون کی توہین برابر درج کراتے ہین
باپ دادا کے نام دھرتے ہین غرض بیٹھے بیٹھے اچھا شغل
اختیار کیا ہے عزت و حرمت کو ہاتھ سے دیا ہے -

ع برین عقل و دانش بباید گریست - ہم بخیال ہیچ
اونکو اطلاع دیتے ہین کہ اسکو ترک فرمائین بخائدہ

خلایق کی لعن طعن سنا و نہ سنین ورنہ اگر پھر ایسا سنے
مین آئیگا بے تکلف نام اقدس درج کیا جائیگا -
راقم اتم ایک نیک خواہ -

التماس

مشتریان مشتری صفات کے خدمات عالیہ مین
بصد عجز گذارش ہے کہ زر قیمت پیشگی سنہ حال
یعنے ۱۸۷۲ء من ابتدای ستمبر لغایت اگست ۱۸۷۳ء
بطریق تلطف و مہربانی ترسیل فرمائین - امید
قوی ہے کہ اس عاجز کے التماس سے مطلع ہوتے
ہی مبلغ ارسال فرماکر ممنون بنائین گے -
اور بعضے مشتریون نے بقایائے سال گذشتہ
الی الآن نہین بھیجا اون حضرات کی خدمت والا
مین بھی گذارش ہے کہ بقایائے سال گذشتہ
مع زر قیمت پیشگی سنہ حال یعنے ۱۸۷۳ء روانہ
فرمائین نوبت تقاضا ہونے نہ دین -
یہہ بات ناظرین باتمکین پر باحسن الوجوہ روشن ہے
کہ تا صرف مبلغ کثیر اشاعت اخبارات کسی صورت ممکن
نہین زیادہ لکھنے کی حاجت نہین ہے زر قیمت ارسال
فرماوین تو بندہ کے نام ارسال فرمائین - امید ہے
کہ کسی نوع درنگی نہو گی گستاخی معاف - خرچ رجسٹری
مبلغ روانہ فرمانیوالون ہی کے ذمہ ہوگا - فقط -
راقم نبین احمد عبد اللطیف محاسب دفتر انجمن اسلامی بنگلور

چامراج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم عفی کے چھپا

بیت المقدس مین ایلچی ایرانی کا مقرر ہونا

اخبار محشر سے واضح ہوا کہ ملاقات باہمی کے فایدہ سے ترقی اتحاد کا ظاہر نشان ہے بالفعل ایران اور دولت روم کے باہم اتحاد کی باعث ایک تازہ امر یہ ظہور پایا کہ شیرازی زادہ محمد ہادی نام کا ایک کانسل ایرانی شاہ ایران کے طرف سے بیت المقدس مین تقرر پایا ماہ گذشتہ کی تاریخ ۲۲ کو وہان پہنچکر مقام شاہ بندر خانۂ سلطانی مین دستور فتیام سفارت کے موافق دولت ایرانی کا نشان چڑھایا سابق کیسوقت مین ایلچی ایرانی بیت المقدس مین نہین رہتا تھا یہہ اول وقت اور پہلا دن ہے کہ کانسل ایرانی نے نشان شاہ ایران کا بیت المقدس مین بلند کیا وہان کے حاکم سلطانی نے دستور درجہ سفارت کے موافق تکریم وغیرہ کا حق ادا کیا اوس روز کابل پاشا حاکم سلطانی متصرف بیت المقدس اور چند سرداران حکومت اور دوسرے بادشاہون کے کانسل بہی اوس جلسہ دعوت مین شریک تھے

جلندہر

جلندہر کی ایک تعلیم یافتہ عورت کی خبر نیر اخبار مین شایع ہوکے شور پر بپا کر رکہی ہے کہ اپنے چند ہمسایون کا مال لیکر چپکے سے وہان سے چلدی اور اسبات کی خبر پولیس والون کو عین ایسے وقت پر ہوئی کہ وہ دریے اوسکی گرفتاری کے ہوئے اور اپنی براغ رسانی اور تلاش مین کامیاب ہوکر اوسکو پکڑ کے مجسٹریٹ کے روبرو لیگئے اوسنے مباروست پیشی مجسٹریٹ کے روبرو بیان کیا کہ مین تعلیم یافتہ ہون اردو لکہہ پڑہ سکتی ہون اب میرے دل مین آیا کہ دنیا کی سیر و سفر بہی کرون لیکن بے استطاعت تہی اسواسطے یہہ مال لیکر چل کہڑی ہوئی تہی یہہ بات عجب طور کی ہے اور اسکی صداقت پر یقین نہین ہوتا کہ وہ عورت ایسا جواب نامعقول اور دیوانہ پن کا دیتی یہہ محض بندش ہے اور بندش بہی نہایت بہونڈی بعید از قیاس انگریزی اخبار اور یہہ خبر مین باین پیش فش - فقط - نور الابصار

تمغائی عثمانیہ

اخبارات ولایت سے معلوم ہوا کہ حضرت سلطان روم نے کونٹ بسمارک وزیر پروشیہ کو تمغائے عثمانی معہ مالائے مروارید جسمین ایک ستارہ آویزان ہے مرحمت فرمایا ہے - آثار الامصار -

تعبیر خواب پریشان

نومرید صاحب جو خود اپنی زبان سے چور اور حرام خور بدشعار اور بدکردار ہونیکا اقرار کرکے اسن بدافعالی کو اپنے پہلے مرشد کی تعلیم کا نتیجہ بتلاتے ہین اور یہ عبارت ارقام فرماتے ہین -

اب مین کیا کرون اوس پہلے مرشد کا نمونہ ایسا ہی تہا بلکہ مین یہہ سمجہتا تہا کہ خیر و شر دونون خدا کی طرف سے ہین جو کچہہ کرواتا ہے خدا کی مشیت آپ

کرداتی ہے میرا اسمین کچھ قصور نہین - جواب اسکا یہ
ہے کہ نومرید صاحب اپنے نئی مرشد کی کتاب پڑہا ہے کہ
ہر ملفا یہ بات کہین کہ آیا آپ نے اپنے پہلے مرشد کی
کتاب مین کہین ایسا بہی لکہا دیکہا تہا کہ جو شخص چوری
کرے اوسکا ہاتہ کاٹا جاوے اور جسپر جرم زناکاری
ثابت ہو اوسکو سنگسار کرکے حد ماری جاوے اگر
یہ بات بچشم خود نہین دیکہی تو نومرید صاحب پکار کر
کہین کہ جہوٹی مفتری سخن ساز دغا باز پر لعنت ہے
خدا کی - اور اگر یہہ احکام مذکورہ بالا بتاکید تمام پہلے
مرشد کی تعلیم مین بچشم خود دیکہی اور عمل نکیا تو پہلے
مرشد کی تعلیم کا نقص کہان باقی رہا دراصل جسکا قصور
تہا منتقم حقیقی نے حکام وقت کے ہاتہ سے اوسیکو
سزا بید اور قید کی دلا دی اسپر بہی کوئی کور باطن
نہ سمجہے اور پہلے مرشد کی تعلیم پر الزام لگا دی تو زیادہ
اس سے نیت برمراد خدا سے پاوے -

اگر خدانخواستہ بقول باطلہ نومرید صاحب اونکی بد
کرداری پہلے مرشد کی تعلیم کے اثر سے ہوتی تو نومرید
صاحب کے باپ دادا جو صدہا سال سے پہلے مرشد کے
مرید ابتک بدستور چلے آتے ہین اونمین بہی اسقسم
کی بد افعالی ضرور ہوتی جیسے نومرید صاحب مین تہی
مگر جائے تعجب ہے کہ آپکی باپ دادا اور برادر حقیقی
بلکہ ذات برادری مین سے کوئی بہی ایسا چور اور
بدمعاش سنے اور دیکہنے مین نہین آیا کہ جسنے قید

بیگتی ہوئی یا چور نپوا ئی ہو بلکہ وہ بچارے - نیک چلن
سیدہے سادہ مسلمان ہین کہ دوکان نیل گری اور سبزی
فروشی کے ذریعہ سے اپنا گذارا بہت عزت آبرو کے
ساتہ کرتے ہین پس یہہ ثبوت نومرید صاحب کے مذہب مین
دینے کو کافی ہے کہ یہہ بدکرداری و بدشعاری اون کے
پہلے مرشد کی تعلیم کے سبب نہین ہے بلکہ خود نومرید صاحب
کے ہی بداعمالی کا نتیجہ ہے - نومرید صاحب جواب یہہ
دعوی کرتے ہین کہ وہ نیا جنم لینے اور جون بدلنے کے
وجہہ سے پہلے جیسے بدمعاش نہین رہے بلکہ اب پاک
صاف ہوگئے ہین یہ اونکو مبارک ہووے ہمین اس سے
کچہ غرض مطلب نہین وہ مانع روزگار ہونے کی وجہ سے
جسقدر چاہین بہروپ بدلین اور پیٹ کے دوزخ کو
ایک مرشد چہوڑ کر تین مرشد پکڑین بلکہ ہم خداوند کریم
کا شکر اور احسان بجا لاتے ہین کہ ایک گندی مچہلی کو
ہمارے مرشد کے تالاب سے اوسنے نکالدیا ورنہ خدا
جانے کتنی مچہلیون کو گندا کرتی گفتگو تو اسمین ہے کہ جو
آدمی کسی مرشد کی تعلیم کے اثر سے گناہ سے پاک اور
دل صاف ہوجاتا ہے اوسکی زبان گندی نہین رہتی
کیونکہ زبان اوسیکی گندی ہوتی ہے جسکا دل گندا ہوتا
ہے سو یہ بات نومرید صاحب کی بدہضمی کے ڈکارون سے
ثابت ہے کہ جیسے وہ پاک اور صاف ہوگئے ہین -
نعوذ باللہ کل کی یہ بات ہے کہ نومرید صاحب نشہ
غرور کے ترنگ مین آکر یہ گرنگ ہانک رہے تھے

کہ ہم بدی کے دشمن ہین فلانے شخص کی ہمارے سامنے
کیا حقیقت ہے ہم صاحب دپٹی کمشنر بہادر اور صاحب
کمشنر بہادر کو بھی نکلوا سکتے ہین آج اپنے عیوب ذاتی
کا پردہ کھلنے سے اپنے نئے مرشد ناپاکون کے پاک کرنیوالے
ہین کیا وہ مجھ سے بدکردار کو اپنی بارگاہ سے نکلوا دینگے
سبحان اللہ ربا عی ایسے مغرور کی جھکی گردن -
یہ بھی اک شان کبریائی ہے - شور محشر سمجھ نہ ای گردون
ہمنے زنجیر ہلائی ہے - لیکن یہ یاد رہے کہ سجادہ نشین آپکی
نئے مرشد کے ایسے غبی اور ناقص العقل نہین ہین کہ وہ
آپکی دغابازی اور سخن سازی کے دم مین آکر بلا
تحقیق آپکو کامل اور صادق قبول کرلین گے اور اگر بلا
تحقیق بھی آپ کے پیر بھائی بمثل سابق آپکو دم بازی
مین اگر آپکو مرید صادق الاعتقاد سمجھ لین تو عین مراد
ہے کیونکہ ہم کب چاہتے ہین کہ آپ جیسے ولی اللہ اور عارف
باللہ متقدس خانہ سے نکالے جاوین بلکہ ہم تو یہ دعا مانگتے
ہین کہ خدائے تعالیٰ آپکو پیٹ کی مار سے بچالے کیونکہ جسمی مار
تو آپ پہلے ہی بہت کھا چکے ہین اور یہ کشف اور کرامت
اور تصفیہ باطنی جو کچھ آپکو حاصل ہوا ہے یہ سب پیٹ کی
بدولت رتبہ ملا ہے نہ آپ مانع روزگار مجرم سرکار ہوتے
نہ یہ دولت آپکو حاصل ہوتی - اور یہ بھی آپکی ہی صفائی
قلب کا مقتضا ہے کہ گوشت اور شراب کی کثرت سے جو
پیٹ پر اور خون کی ترقی کو روح کی روشنی سمجھکر جبھہ کے
بر بسہ پیٹ کہنا شروع کردیا کم ظرفی کے ولولہ اور

تھوڑی پانی کے بلبلے نے آسمان کو سر پر اوٹھا لیا کہ
کلام کی نسبت یہی الفاظ گستاخانہ لکھنے سے دریغ نکیا
کیا نئے مرشد کی تعلیم کا یہی منشا تہا کہ اپنے عیوب ذاتی کو
نو مرید صاحب چھپاوین اور مقبولون کی تعلیم پر الزام اور
عیب لگاوین شعر خود بدہ انصاف ای مرد عمل - دل پر
از کراہت وہیل بد بغل - اور واضح ہو کہ نو مرید صاحب
بے پیر نئی جنم کی تصویر اپنے پہلے مرشد کے نام پر جو زید
غلام کے زوجہ مطلقہ کو گھر مین ڈال لینے کی وجہ سے
الزام زنا کا لگاتے ہین جواب اوسکا یہہ ہے کہ اول تو
لے پالک کے جورو کو دختر مجازی قرار دینا شیطانی
وسوسہ مین شمار ہے اور عورت مطلقہ کے حلت سے انکار
ہونا جہالت اور تعصب کی یار ہے اور اگر ایسے ہی جھوٹی
تہمت اور الزام لگانے سے نو مرید صاحب کے داغ گناہون
کی جلن بجہنی منصور ہوی ہے تو آنکہین کہولکر دیکہین کہ
ایسے الزام اور اتہام سے تو بقول آپ کے نئے مرشد کے
خود نیا مرشد اور اوسکا باپ بہی بری الذمہ نہین ہے -
کیا معنی کہ تمہارے نئے مرشد کا یہ بیان ہے کہ مین جاتا
ہون اپنے باپ اور تمہارے باپ کے پاس اور تمہارے
نئے مرشد کے جسقدر خاص و عام مرید ہین اونکا یہ اعتقاد
ہے کہ ہمارا مرشد خدا کا حقیقی بیٹا ہے اور جسقدر مخلوق
اوسکی پیرو ہے وہ سب مجازی بیٹے ہین اب تم اپنے خدا
کو حاظر و ناظر جانکر کہو کہ یوسف نجار مریم کا شوہر تمہارے
خدا کا مجازی بیٹا تہا یا نہین اور پہر تم ہی کہتے ہو کہ

خدانے مریم کے ساتھہ قربت کے اور وہ بوجہ اللہ
سے حاملہ ہوی تو تمہارے مرشد پیدا ہوے اب
تم خود ہی اپنے گندہ دہن کو کھولو اور بولو کہ تمہارے
خدانے بقول تمہارے اپنی دختر مجازی اور لے پہ مجازی
یوسف کی عورت سے کیا کیا اور تمہاری مرشد کی
پیدایش کس قسم کی ہوی پہلے تم اپنے خدا کو
اس الزام سے پاک کر دیجیے اور ون پر الزام
لگانا۔ افسوس صد ہزار افسوس کہ اپنے گریبان
مین منہہ ڈالکر نہین دیکھتے تعصب اور حسد کی خاک
نے انکھون کو اندہا کر دیا ہے اپنے عیب ہنر نظر
آتی ہین اور اور ونکی ہنر عیب دکھلای دیتے ہین
اور نہین سمجھتے مصرع کہ زر قلب بہر کس کہ دہی
باز دہد " راقم فقیر سرمد میرزا موحد جالندہری

تعلیقات پر اعتراضات کے تردید

شمس الاخبار لکھنو کے ۱۰ نمبر مین تعلیقات پر کئے گئے
اعتراض اور بہی لکھے گئے ہین۔ جنکا جواب ذیل
مین لکھا جاتا ہے۔

۱۔ پادری عماد الدین صاحب تاریخ محمدی مین
حدیثون کے نقل و روایت ہونے پر اعتراض
کئے تھے اور راویون کے سلسلہ پر بہی اک شبہ
وارد کیا تھا اس لئے مینے انجیلون کی جمع و تالیف
اور انکی بہی زبانی روایت ہونے پر کئے اک صحیح
اعتراض اور انکو سندون کا ناتمام ہونا ثابت

کیا تہا۔ پس یہہ بحث بیموقع تہی
معترض نے متن کے حاشیہ پر ۳ کتابون کا نام
بہی لکھا ہے اور خواہش کی ہے اگر مین انکو دیکھہ
لیتا تو مجھہ دوسری نکرنے پڑتی مگر افسوس ہے
ایک کتاب (یعنی شہادت قرآنی) کو جواب مفصل
مین لکھہ چکا ہون۔ اور بحث مفید العام بیحد بکہ
ہے مگر وہ تو اس بحث مین غیر مفید ہے۔
بہر حال جبکہ اصل انگریزی کتابین مثل ولیم پیلی
بشپ ولسن۔ ملامس ہارٹویل ہاون۔ اور
ڈاکٹر ونگس کے تالیفات ہمارے پیش نظر ہین
تو یہہ اردو کے کتابین جو انہین کتابون سے ماخوذ
اور ترجمہ ہوے ہین ہمارے لئے غیر مفید ہین۔
۲۔ یہ قول ہمارا عین حق و صواب ہے کہ مسیح نے
اپنی کلمات و مواعظ و نیز حالات نہ تو خود لکھے اور
نہ اپنے زمانہ قیام مین لکھوائی اور نہ حواریون نے
مسیح مین اپنی مشاہدات اور مدرکات قلمبند کئے۔
یہ ایسی بدیہی بات ہے کہ کوئی انکار نہین کر سکتا۔
چنانچہ معترض نے بہی اسکا ذکر تو کیا مگر اسپر کوئی
تردید یا انکار نہ کر سکے۔
اور جبکہ یہ اک امر واقعی ہے کہ حضرت مسیح کے
زمانہ مین انکی احکام و نصایح قلمبند نہین ہوئے
تو اس سے صاف یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اسوقت کے
لوگون نے ان احکام کے حفظ و ضبط کا اہتمام

نہین کیا۔ اور جس عدم اہتمام کی ایک لطیف اور
معقول وجہ یہی ہم نے بیان کر چکے ہے کہ اوس زمانہ مین
سچے لوگون کو جیسے حواریون اور پہلے طبقہ کے عیسائیون
سے یہ اعتقاد تھا کہ قیامت انہین کے زمانہ
مین آجاویگی اور مسیح کا نزول بھی انہین لوگون کے
حیات مین ہوگا۔ پس اس امید اور انتظار نے اونکو
اس اہتمام سے باز رکھا۔

ہمنے ان دونون باتون کا ثبوت خود انجیل کے آیتون
اور تاریخ اور بعض مشایخ قدیم کے قول سے درج کر دیا
تھا۔ مگر معترض صاحب نے تو اسکی تردید نہین کی تو ہم کو
اور زیادہ ثبوت کی ضرورت نہین۔

۳۔ انہین حالات پر نظر کرنے سے یہ بھی یہ اک
بدیہی نتیجہ نکلا تھا کہ مسیح کے وقت مین اور اون کے
بعد بھی عرصہ دراز تک مسیح کو انجیل کا کوئی
مستقل متن یا ایک مسلم کتاب جو مسیحی جماعت کے
ہدایت اور حواریون یا خادمان کلیسیا کو اسکی
طرف رجوع لانے مین سے تمسک کرنیکا ذریعہ ہوتا
نہ تھا یہ بات بھی ظاہر ہے اور کسیکو مجال انکار نہین
ہو سکتی کیونکہ حواریون کی تعلیم بھی زبانی تھی کسی کتاب
مسلم و مشہور کے احکام پر رجوع دینا اسکا حوالہ کرنا
نہ تھا۔ اور جس قول کو تائید مین ہمنے فاضل ارنسٹ
برنٹان صاحب کا قول بھی مع دلائل مذکورہ سرخی
اوپر نقل کیا تھا۔ مگر معترض نے اسکا بھی جواب

جسکا نہو سکا تو بناچاری یہ بات بنائی کہ "اگر حضرت مسیح
کا کوئی مستقل متن نہین تھا تو آپ کے قرآن مین کس
انجیل کی خبر تھی" اس کے جواب مین اولاً تو ہمکو اتنا
کہنا کافی ہے کہ ہمکو مسیح کے وقت مین اور اون کے بعد بھی
انجیل کے موجود ہونے سے انکار نہین ہے مگر عیسائیون کے
اصول پر یہ کہتے ہین کہ وہ انجیل اس وقت مین لکھے
نہین گئے۔ مسیح کے تعلیم و ارشاد جو وحی کے حیثیت سے
صادر ہوتے تھے (اسیکا نام قرآن مین انجیل آیا ہے)۔
وہی انجیل تھی اور وہ زبانی روایت کے ذریعہ سے ہم
تک روایت ہوتی رہی۔ اور دوسری صدی کے آخر مین
کئے لوگون نے اُن انجیلی احکام و نصایح کے ساتھ اور
بہت سے روایتین بطور مصداق سخن اور قصہ طلب
احکام کے قصے اور مناسب مقام حکایتین جمع کین
اور جن لوگون کے سند سے وہ روایتین سنے گئے تھے
تھین ان کتابون کو انکے نام منسوب کیا مثلاً متی
یوحنا برنابا لوقا پطرس یعقوب وغیرہ کے انجیلین
مگر انمین راویون کے نام اور حوالہ کر دیا۔ پس ہمارے
قرآن مین جس انجیل کی خبر ہے وہ وہی مسیح کے اقوال
و احکام ہین خواہ وہ متی کے طرف منسوب کتاب
مین پائے جاوین یا برنابا لوقا اور پطرس کی انجیل
مین اور خواہ وہ کہین قلمبند ہوے ہون۔

۱۔ قرآن کے طرز کلام اور جہان جہان انجیل کا
ذکر آیا ہے ان سب مقامون کے باہم ملانے سے صاف

ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن مین اس مجموعہ عہد جدید کو
انجیل نہین کہا بلکہ انجیل سے وہی وحی الٰہی مراد ہے
جو حضرت عیسیٰ کو الہام ہوی۔

۴- انجیل کا اطلاق تو عیسائیون کے عرف عام
مین بھی اس مجموعہ عہد جدید پر تیسری صدی تک
نہین ہوا تھا۔ تیسری صدی مین یہہ مجموعہ عہد جدید
انجیل کہلانے لگا اس سے پیشتر اس مجموعہ کو یا
اسکے کسی حصہ کو انجیل نہین کہتے تھے۔ ان دونون
باتون کا ثبوت یہہ ہے۔

ا- جن عیسائی عالمون نے قرآن کو بنظر غور پڑہا
ہے وہ اس امر کے قایل ہوے ہین کہ قرآن مین
انجیل کے لفظ سے مجموعہ عہد جدید مراد نہین ہے۔
فاضل گیرویک (کتاب کرسٹولوجی صر ۱۹) کا قول
ہے کہ "محمدؐ نے لفظ انجیل سے وہ انجیل جو عیسائیون
مین مروج تھی مراد نہین لی بلکہ کوئی اور انجیل مراد ہے"
اور پادری راڈویل صاحب ترجمہ قران کے ۵۲۷
صفحہ کے حاشیہ پر لکھتے ہین کہ ہمکو لفظ انجیل سے
یہی مجموعہ عہد جدید یا اوسکا جزو نہ سمجھنا چاہیے
بلکہ وہ وحی مراد ہے جو خدا نے حضرت عیسیٰ کو
دیہے جسکو محمدؐ نے سمجھا ہوگا کہ جیسا کہ انکا قران
بعد مین لکھا گیا وہ بھی ویسی ہے بعد مین لکھی
گئی ہوگی" فقط۔

۳- چونکہ انسائیکلوپیڈیا کے پانچوین جلد مین

لکھا ہے کہ مسیح کا پیغام یا عیسویت کی تعلیم انجیل (تو
ایونجیلیون) کہلاتے ہوا اور جن الہامی نوشتون
کے ذریعہ سے وہ پیغام یا تعلیم کلیسیا کو پہلی زمانون
مین پہونچی اونہون نے انجیلون (تا ایونجیلیا)
کا نام پایا۔ یہ بات تحقیق نہین ہے کہ پہلے پہلے
کب ان نوشتون کو صاف صاف انجیل کہا گیا۔ یہ بات
کہ جسٹن شہید نے دوسری صدی کے نصف مین
اس لفظ کا استعمال کیا اس پر منحصر ہے۔ معلوم ہوتا ہے
کہ تیسری صدی مین اسکا رواج عام ہوگیا تھا۔

۴- مینے تعلیقات مین اسکا بھی ذکر کیا تھا کہ
ان چارون انجیلون کی صحت نسبت ثابت کرنے کو
سلسلۂ اسناد نہین ہے۔ اور یہ بھی مینے بتلادیا
تھا کہ سلسلہ اسناد کیسا ہونا چاہیے اور پھر اسکے
بعد جو ایک دھا سلسلہ توڑا پھوڑا عیسائیون نے پیش کیا
ہے اسکو بھی ۳ دلیلون سے ۲۴ صفحہ سے ۳۷
کے آخر تک باطل کیا۔ مگر معترض صاحب ان سب باتون
سے چشم پوشی کرکے ڈاکٹر فنڈر صاحب کے حوالہ سے
لکھتے ہین کہ یہ سنہ مسیحی کے پہلی اور دوسری صدی
مین کلیمنس اسقف دایگنا ٹیوس اور پولیکارپ شہید
وایریوس اور کلیمنس الگزنڈرینہ و ترطولیانوس نے
کتنے کتابین تصنیف کین اور انمین اگر انون کے اندر
انجیل جامع المتن شرح سے یا وہ بعضون مین یا تمکو
جہت سے انجیل کے آیتون کا انتخاب ہے۔ فقط

نمبر ۶

اگر بیان پر معترض صاحب کے اک اور چالاکی کی یعنے
اصل بحث سلسلہ اسناد کو بالکل اڑا دیا اور یہ
مشایخ عیسوی کے تصنیفات مین ان انجیلون سے نقل
و اقتباس کی گفتگو شروع کی۔ حالانکہ اصل بحث تو
یہ ہے کہ صحیح اور متصل سلسلہ اسناد کا پہلے دوسری
اور نصف تیسری صدی تک حواریون کے شاگرد اور
استفون اور عیسائی مشایخ اور خادمان کلیسا کے
سلسلے سے ان کتابون کے منسوب الیہم کے تصنیف ہونے
کو اہی کے واسطے ہونا چاہیے۔ اگر زمانہ مین کتاب
کے تصنیف کے بعد شایع ہونا چھاپہ کے ذریعہ سے نہ
تھا بلکہ سامان کتابت نقل مین ہی وقت ہوتی تھی
اسلئے ایسے سلسلہ اسناد کی ضرورت ہے کہ متی سے
فلانے خادم کلیسا نے یہ انجیل پائی اور اس سے
فلان فلان مشایخ نے اور انسے فلان مصنف
نے اور انسے فلان عالم نے پڑھی یا دیکھی یہان تک
کہ یہ کتاب عام مین مروج اور مشہور ہو گئی۔
پس ایسا سلسلہ اسناد تو اک بھی نہین پایا جاتا
جبکہ اگلے زمانہ کے مشایخ عیسوی اور خادمان دین
جو انجیلون کے اور دیگر مصنفون کے ہمعصر اور معتمد اور
انکے شاگرد اور مجاور تھے انکا سلسلہ اسناد نہین
اور مصنف سے کوسون تک اور طبقہ تک کے عالمون
اور مشہور خادمان کلیسا کے ذریعہ سے مسلسل اور
متصل مسند علی الاتفاق ہونہین پایا جاتا تو اب ہر ایک

مسئلہ ۲

قسم کو سند پر متوجہ ہوتے ہین یعنے پہلی دوسری
اور کسیقدر تیسری صدی کے عیسوی مشایخ اور
استفون کے تصنیفات مین ان انجیلون سے نقل
و اقتباس کیا گیا۔ اس قسم کے سند اول پر بہت
بہت گہنکار اعتراض ہے۔ اور اگر ان لوگون کے تصنیف
مین ان کتابون سے نقل ہوا ہو تو ان کتابون کا
وجود اس زمانہ مین بیشک ثابت ہوگا مگر اک زمانہ
مین اک کتاب کا وجود ثابت ہونا اور بات ہے اور صحت
نسبت ثابت ہونا اور بات ہے۔

بہرحال اب ہم ان مشایخ عیسوی کو جنکی ترتیب سے
معترض نے ذکر کیا ہے دیکھتے ہین کہ انکی تصنیفات مین
ان انجیلون سے کچھ نقل ہوا ہے یا نہین۔

اول کلیمنس استف یہ بزرگ بہت قدیم ہے ۹۳ء
اسنے اپنی تحریرین مسیح ؑ کے وہ کلمات نقل کئے ہین
جو اب متی کے ۷ ۱۰ ۱۸ ۲۵ مین پائے جاتے ہین
یہان سے اس محبت کی بنا پڑی کہ کلیمنس نے ان عبارتون
کو متی کے انجیل سے نقل کیا ہوگا۔ مگر یہ سند ناقص
و ناتمام ہے۔ کیونکہ کلیمنس نے متی کو انجیل کے حوالے
نہین لکھا بلکہ خود مسیح کے طرف منسوب کرکے لکھا ہے کہ
اور انہون نے ایسا فرمایا اور چونکہ اس زمانہ مین مسیح
کے کلمات زبانی روایت سے کہے جاتے تھے پس کلیمنس
نے یہی جو حواریون کی صحبت پائی ہوئی تھی انسے سنکر لکھا ہوگا
اس سے یہ نہین ثابت ہوسکتا کہ جس کتاب مین اب یہ

مقرر مانی جاتی ہون وہ حق کی تحکمی ہوئی انجیل پر کی
دوم اگنا تیوس (سنہ ۱۰۰) ایکنٹ سریائی
زبان مین اگنا تیوس کا لکھا ہوا پایا جاتا ہے اور
خط صحیح الاصل . پایا جاتا ہے باقی اور خط جو اگنا تیوس
کے طرف منسوب ہین وہ جعلی تسلیم کیے گئے ہین -
اس خط مین اک فقرہ پایا جاتا ہے جو متی پر سے
میل کھاتا ہے مگر صاف حوالہ یا کتاب کا نام نہین ہے
چونکہ اگنا تیوس حواریون کے قریب العہد تھا اس لئے
اس نے حواریون یا زبانی روایتون سے سنکر ایسا لکھا
ہوگا - (اسکے خطون کے جعلی ہونے کی بابت دیکھو
ڈاکٹر بیلی کے کتاب اسناد مطبوعہ سنہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۱۱۴
حاشیہ فاضل ویکس) سوم پولیکارپ جسے انگریزی
علوم پر جسٹن بہو لکھتی ہین سنہ ۱۴۰ء - یہ امر مسلم
اور مقبول ہے کہ جسٹن کے جمیع منقولات فی ذکر کتاب
منقول عنہ اور بلا نام ماخذ ہین (دیکھو ڈاکٹر بیلی
حصہ اول ف ۱ ص ۱۱۹) اور نیز اسکی تصنیفات مین
دو قول ایسے بھی ہین جو مسیح کے طرف منسوب یا
انکی کیفیت کا بیان ہے اور ان انجیلون مین نہین
ملتے چنانچہ ایک یہ ہے کہ " ہمارے خداوند یسوع
مسیح نے فرمایا ہے کہ جس باب مین پاؤنگا تمھے
مین تمہارا انصاف کرونگا " یہ قول کسی انجیل مین
نہین ہے دوسرا بیان یہ کہ جب مسیح اصطباغ کے
واسطے یردن مین آئے تو اک آگ روشن ہوگئی

یہ کیفیت بھی ان چار انجیلون مین نہین ہے
پس ممکن ہے یہ باتین مسند کوئی اور انجیل کی
وہ فقرہ بھی جو متی پر سے میل کھاتا ہے یا جو
اسباب کی کرنی دلیل ہین کہ اسنے متی کی انجیل
نقل کیا الحاصل یہ ہے کہ مسند شہیدے کہین پر بھی
حوالہ نہین دیا کہ متی کی انجیل مین یون لکھا ہے
بلکہ جن کتابون سے وہ نقل کرتا ہے انکا نام دیکر
کے یاد دہانی ہے (اناضی موفیر ماتون اپو
ستلون) اسکے بعد یہ جملہ (اکابی تانی ایوانجیلیا
جو انجیل کہلاتے ہین انکو اکثر اہل تحقیق نے
الحاقی تسلیم کیا ہے - اور علمائے مسیحی مین اسبات
پر بڑی گفتگو رہی کہ جسٹن نے ان انجیلون سے نقل
کیا کسی اور کتاب سے اور جرمن کے بہت سے مسیحی
محققون نے اس امر کو تسلیم کیا کہ یہ کتابین ہماری انجیل
مین نہ تھین اور بشپ مارشل نے بڑی طول وطویل
تقریر کی ہے کہ جسٹن نے ان انجیلون سے نقل نہین کیا
چہارم اریوس سنہ ۱۷۰ء کا بھی یہی حال ہے کہ
اسنے بھی کہین انجیلون کے نام کو تصریح سے نقل
اقتباس نہین کیا - اریوس نے اسطرح پر نقل
وحکایت کی ہے کہ خداوند کہتا ہے اور خداوند نے
ایسا کیا - پس بلا تصریح کتاب کے یا مصنف کے نام
کی نقل واقتباس کا دعوی صحیح نہین ہے -
اور ہارن کے انٹروڈکشن جلد ۱ ص ۴۰۴ مین ہے کہ جب